Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم۔ بدھ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فی پرچہ ۴۰ پیسے

جلد ۳۳/۶۸ | ۱۷ صفر ۱۳۹۹ھ ۔ ۱۷ صلح ۱۳۵۸ ہش ۔ ۱۷ جنوری ۱۹۷۹ء | نمبر ۱۴

نائیجیریا کی احمدی جماعتوں کی اُنتیسویں (۲۹) سالانہ کانفرنس اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت کامیاب رہی

کانفرنس میں نائیجیریا اور دیگر قریبی ممالک کے قریباً چھ ہزار احمدی احباب شامل ہوئے

○ ایمان افروز تقاریر ○ جماعتی کارکردگی کا جائزہ ○ آئندہ سال کا پروگرام

○ پریس ریڈیو اور ٹی وی پر کانفرنس کی وسیع اشاعت

محترم مولانا محمد اجمل صاحب شاہد ایم۔ اے امیر جماعتہائے احمدیہ نائیجیریا بذریعہ کیبل گرام مطلع فرماتے ہیں کہ:۔

جماعت ہائے احمدیہ نائیجیریا کی اُنتیسویں سالانہ کانفرنس ۲۳۔۲۴۔۲۵ دسمبر ۱۹۷۸ء کو مسلم ٹیچرز ٹریننگ کالج لیگوس میں بڑی کامیابی کے ساتھ منعقد ہوئی۔ اس میں ملک کے اطراف و جوانب میں پھیلی ہوئی احمدی جماعتوں کے تقریباً چھ ہزار افراد نے شرکت کی۔ اسی طرح قریبی ممالک ریپبلک آف بنین۔ نیجر، اپر وولٹا اور غانا سے بھی افراد جماعت تشریف لائے۔ افتتاحی خطاب میں خاکسار نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور محترم وکیل التبشیر صاحب کے خصوصی پیغامات پڑھ کر سنائے۔ جن میں جماعت کو اشاعتِ اسلام کے لئے مزید قربانی دینے اور جماعت میں باہمی اخوت و محبت کی اہمیت پر زور دیا گیا تھا۔

مکرم جسٹس بکری نے جو افتتاحی اجلاس کے چیئرمین تھے۔ اور خاکسار نے اختتامی دعا سے قبل جماعت کو اس کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور گزشتہ سال کی جماعتی کارکردگی کا مختصر جائزہ لیا۔ جن میں اہم کام آٹھ نئی مساجد اور دو مشن ہاؤسز کی تعمیر اور ایک ہسپتال کا قیام شامل ہے۔ خاکسار نے ایک احمدیہ سیٹلمنٹ کی سکیم کا بھی اعلان کیا۔ جس میں پریس۔ ہسپتال۔ مشن ہاؤس۔ اور احباب جماعت کے رہائشی مکانات ہوں گے۔ اس کے لئے لیگوس کے قریب ایک بڑی شاہراہ پر زمین کا وسیع قطعہ خرید لیا گیا ہے۔ کانفرنس میں اہم اسلامی مضامین پر تقاریر ہوئیں۔ خاص طور پر ڈاکٹر فشولا صاحب آف یونیورسٹی لیگوس اور مسٹر سیاتو صاحب صدر لیبر کانگرس نائیجیریا کی احمدیت کے متعلق ایمان افروز تقاریر بہت دلچسپی کا باعث ہوئیں۔ جلسہ کی کارروائی کو پریس۔ ریڈیو اور ٹی وی نے نہایت عمدہ اور وسیع طور پر نشر کیا۔

اخبارِ احمدیہ

○ ربوہ ۱۷ جنوری۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

• حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت تا حال بہت ناساز ہے بازو گردن اور سر میں درد ہے کمزوری اور ضعف بھی بہت ہے۔ احباب خاص توجہ سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ عطا فرمائے اور تادیر آپ کا بابرکت سایہ ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

• مکرم عبدالرشید صاحب قریشی ایڈووکیٹ ۱۳۴/۱۸ دارالحمد نیو مسلم ٹاؤن لاہور (سابق وکیل المال تحریک جدید) جلسہ سالانہ کے بعد سے پھر بہت بیمار ہیں۔ پاؤں کا سات سالہ دیرینہ زخم اب نئی جگہ سے پھوٹ آیا ہے۔ جس کی وجہ سے خدشہ ہے کہ شاید پاؤں یا ٹانگ کا اپریشن کرنا پڑے۔

احباب جماعت خاص طور پر دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے کامل شفا عطا فرمائے آمین

• خاکسار کا چھوٹا بچہ جس کی عمر ۶ سال ہے۔ ۴ جنوری ۱۹۷۹ء سے اعصابی تکلیف میں مبتلا ہے۔ اسے میو ہسپتال لاہور میں داخل کروا دیا گیا ہے۔ دونوں ٹانگوں میں تکلیف ہے جس کی وجہ سے کھڑا بھی نہیں ہو سکتا۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچہ کو جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔

خاکسار سمیع اللہ سیال

افسر امانت تحریک جدید ربوہ

ضروری اعلان

ہر جمعرات کو ملاقات ہوا کرے گی

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ہر جمعرات کو ملاقات ہوتی ہے۔ مگر کچھ عرصہ جلسہ سالانہ کی مصروفیات کی وجہ سے یہ ملاقات بند رہی ہے۔ احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اگلی جمعرات مورخہ ۱۸ جنوری / صلح سے حضور سے ہر جمعرات کو ملاقات ہوا کرے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث)

ولادتِ باسعادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم فاروق احمد خان صاحب (۵ ڈیوس روڈ لاہور) کو تاریخ ۷ جنوری ۱۹۷۹ء بیٹی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی اور حضرت نواب عبداللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ کی پڑپوتی اور مکرم نوابزادہ عباس احمد خان صاحب کی پوتی اور مکرم ملک عمر علی صاحب مرحوم کی نواسی ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس ولادت کو خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خاندان حضرت نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ عنہ اور خاندان محترم ملک عمر علی صاحب مرحوم کے لئے مبارک کرے اور نومولودہ کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز بخشے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے روحانی ورثہ سے حصہ وافر عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۷ر صفر ۱۳۹۹ھ
۱۷ر صلح ۱۳۵۸ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ازروئے ایمان خدا سے کیا ہُوا ایک عہد اور اُس کی اہمیت

اللہ تعالیٰ نے سورۃ النحل میں مومنوں کو یہ یاد دلانے کے بعد کہ لَتُسْئَلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ (یعنی یہ کہ جو کچھ تم کرتے ہو اس کے متعلق قیامت کے دن تم سے پوچھا جائے گا) انہیں اس امر کی تلقین فرمائی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کئے ہوئے عہد کو نہ توڑیں اور اس کے بدلہ میں حقیر اور بے حیثیت چیز کو قبول نہ کریں۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

"وَلَا تَشْتَرُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۚ اِنَّمَا عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝"

(النحل آیت ۹۶)

ترجمہ:۔ اور تم اللہ کے (ساتھ کئے ہوئے) عہد کے بدلہ میں حقیر (اور تھوڑی سی) قیمت (رکھنے والی چیز) مت لو۔ اگر تم عقل رکھتے ہو تو سمجھ لو کہ جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ تمہارے لئے یقیناً (اس سے بدرجہا) بہتر ہے۔

اس سے ماقبل اور اس سے مابعد کی آیات کے سیاق و سباق سے ظاہر ہے کہ مندرجہ بالا آیت میں مومنوں کو نصیحت یہ کی گئی ہے کہ وہ دنیا اور اس کی زینتوں کے طالب نہ بنیں بلکہ آخرت کی خوشحالی کو اپنا مطمح نظر بنائیں اور اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ اُسی کے طالب رہیں۔ اس کی وجہ اگلی ہی آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ بیان فرمائی کہ:۔

"مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ ۗ وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِيْنَ صَبَرُوْٓا اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝"

(النحل آیت ۹۷)

ترجمہ:۔ جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ ختم ہو جائے گا اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ (ہمیشہ) رہنے والا ہے اور (ہمیں اپنی ذات کی قسم ہے کہ) جو لوگ ثابت قدم رہے ہم انہیں یقیناً ان کے بہترین عمل کے مطابق (ان کے تمام اعمال صالحہ کا) بدلہ دیں گے۔

اس آیت سے بھی صاف ظاہر ہے کہ مومنوں کو دنیا طلبی سے منع کیا گیا ہے اور آخرت کی خوشحالی کو اپنا مطمح نظر بنانے کی تلقین کی گئی ہے اور ذہن نشین یہ امر کرایا گیا ہے کہ دنیا اور اس کی زینتوں اور اس میں میسر آنے والی آسائشوں اور راحتوں کی حیثیت آخرت کی خوشحالی کے بالمقابل ثَمَنًا قَلِيْلًا کی ہے یعنی آخرت کی خوشحالی کے مقابلہ میں یہ دنیا اور اس کی تمام زینتیں اور تمام آسائشیں اور راحتیں بالکل حقیر اور بے حیثیت ہیں اور پھر ہیں بھی فانی یعنی ختم ہو نے اور مٹ جانے والی، جبکہ آخرت کی خوشحالی ہمیشہ قائم رہے گی اور کبھی ختم نہ ہوگی۔ ظاہر ہے کہ جو شخص آخرت کی کبھی ختم نہ ہونے بلکہ ہمیشہ قائم و دائم رہنے والی خوشحالی کو چھوڑ کر دنیا کی حقیر، بے حیثیت اور فانی آسائشوں اور راحتوں کا طالب ہوتا ہے اس سے بڑھ کر اور کوئی بیوقوف نہیں ہو سکتا۔

اسی مضمون کو اللہ تعالیٰ نے سورہ آلِ عمران میں کھول کر اور کسی قدر تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے اور دنیا کی زینتوں اور آخرت کی خوشحالی کا موازنہ کر کے بتایا ہے کہ دنیا کی فانی زینتیں آخرت کی دائمی خوشی اور خوشحالی کے مقابلہ میں کیوں حقیر اور بے حیثیت ہیں۔ پہلے اللہ تعالیٰ دنیا کی زینتوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

"زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ۗ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ ۝"

(آلِ عمران آیت ۱۵)

ترجمہ:۔ لوگوں کو (عام طور پر) پسند کی جانے والی چیزوں یعنی عورتوں اور بیٹوں اور سونے اور چاندی کے محفوظ خزانوں اور خوبصورت گھوڑوں اور مویشیوں اور کھیتی کی محبت اچھی شکل میں دکھائی گئی ہے (مگر یاد رکھو) یہ دنیوی زندگی کا سامان ہے اور اللہ (تو) وہ (ذات) ہے جس کے پاس عمدہ ٹھکانہ ہے۔

اگلی آیت میں بتایا وہ عمدہ ٹھکانہ جو اللہ کے پاس ہے اور جو اگلے جہان میں مومنوں کو دیا جائے گا ان تمام دنیوی سامانوں یعنی عورتوں اور بیٹوں اور سونے اور چاندی کے محفوظ خزانوں اور خوبصورت گھوڑوں اور مویشیوں اور سرسبز و شاداب کھیتوں سے بدرجہا بہتر اور افضل ہے یہ سب دنیوی سامان اپنی تمام تر کشش کے باوجود اُس عمدہ ٹھکانہ کے آگے جو مومنوں کے لئے اللہ کے پاس ہے سراسر حقیر اور بے حیثیت ہیں۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

"قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ ۭ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَاَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۝"

(آلِ عمران آیت ۱۶)

ترجمہ:۔ (اے رسولؐ!) تو کہہ کہ کیا میں تمہیں اس (یعنی دنیوی سامانوں) سے بھی بہتر چیز بتاؤں؟ جو لوگ تقویٰ اختیار کریں ان کے لئے اُن کے رب کے پاس ایسے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ وہ ان میں بستے چلے جائیں گے اور (نیز ان کے لئے) پاک بیویاں اور اللہ کی رضا مقدر ہے اور اللہ اپنے بندوں کو دیکھ رہا ہے (کہ کون ان میں سے دنیوی زندگی کی زینتوں کا دلدادہ ہے اور کون ان حقیر اور بے حیثیت زینتوں کے بالمقابل آخرت کے عمدہ ٹھکانے اور اس کی رضا کا طالب ہے)

آخرت کی دائمی خوشحالی کے بالمقابل دنیا کی زینتوں کے سراسر حقیر اور بے حیثیت اور فانی ہونے کا جو ذکر اللہ تعالیٰ نے سورۃ النحل کی آیات ۹۶ و ۹۷ میں اختصار سے فرمایا ہے۔ سورۃ آلِ عمران کی آیات ۱۵ و ۱۶ میں اسے کسی قدر تفصیل سے بیان کر کے مومنوں کو توجہ دلائی ہے کہ وہ دنیوی زندگی کی آسائشوں کے دلدادہ نہ بنیں بلکہ آخرت کی دائمی خوشحالی کو اپنا مطمح نظر بنائیں البتہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ النحل کی مذکورہ بالا آیات میں وَلَا تَشْتَرُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا (یعنی تم اللہ کے ساتھ کئے ہوئے عہد کے بدلہ میں حقیر اور تھوڑی سی قیمت رکھنے والی چیز مت لو) کہہ کر مزید اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے کہ جو شخص بھی اسلام کو قبول کرتا اور اس پر ایمان لاتا ہے وہ ایمان لانے کے نتیجہ میں دراصل اللہ تعالیٰ سے یہ عہد کرتا ہے کہ وہ دنیوی زندگی کی زینتوں کا کبھی دلدادہ نہیں ہوگا اور آخرت کی خوشحالی کو اپنا مطمح نظر بنائے گا۔ جو شخص بھی ایمان لانے کے بعد آخرت کی خوشحالی کو اپنا مطمح نظر بنانے کی بجائے دنیا کی زینتوں کا دلدادہ ہوتا اور ان کے حصول میں ہی ہمہ تن مشغول رہتا ہے وہ دراصل اللہ تعالیٰ سے کئے ہوئے عہد کو توڑتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کئے ہوئے عہد کو توڑنا اتنا بڑا جرم ہے کہ نقضِ عہد کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہے اور انہیں بُرے انجام سے ڈرایا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے:۔

"وَالَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ ۙ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْۗءُ الدَّارِ ۝"

(الرعد آیت ۲۶)

ترجمہ:۔ اور جو اللہ کے (ساتھ کئے ہوئے) پختہ عہد کو پکے اقرار کے بعد توڑتے ہیں اور جس تعلق کے قائم کرنے کا اللہ نے حکم دیا تھا اسے پارہ پارہ کرتے ہیں اور زمین میں فساد کرتے ہیں ان کے لئے (اللہ کی طرف سے) لعنت مقدر ہے اور ان کے لئے ایک بُرا گھر (بھی مقرر) ہے۔

اس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو آخرت اور اس کی دائمی فلاح اور خوشحالی کو فراموش کر کے ثمنِ قلیل یعنی زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا پر فریفتہ ہونا اور انہی کا ہو رہنا بہت بڑا جرم ہے اور اس کا انجام بہت ہولناک ہے۔ ہر مومن اپنے ایمان اور اس کے ذریعہ کئے گئے عہد کی رو سے اس امر کا پابند ہے کہ وہ دنیا اور اس کی زینتوں کو حقیر اور سراسر بے قیمت سمجھتے ہوئے ان کا کبھی دلدادہ نہ ہو بلکہ خدا تعالیٰ سے ہمیشہ آخرت اور اس کی دائمی خوشحالی و فلاح کا طلب گار رہے۔ جو لوگ آخرت کو اپنا مطمح نظر بنا کر اسی کی دائمی خوشحالی اور فلاح کے طلبگار ہوتے ہیں خدا تعالیٰ انہیں دنیا میں بھی سرخرو کرتا ہے اور دنیوی نعماء سے انہیں نوازتا ہے اور وہ کسی لحاظ سے بھی خسارہ میں نہیں رہتے۔ طلبِ آخرت کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے جو دنیوی فلاح عطا ہوتی ہے وہ ہر لحاظ سے بابرکت ہوتی ہے اور اس سے متمتع ہونا تحدیثِ نعمت کے رنگ میں عبادت کے حکم میں ہوتا ہے۔ لیکن اس کے لئے ضروری یہ ہے کہ انسان دنیوی زندگی کے سامانوں میں حد سے زیادہ منہمک نہ ہو اور آخرت اور اس کی فلاح کو کسی حال میں بھی فراموش نہ ہونے دے۔

○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وفاتِ مسیحؑ اور احیاءِ اسلام

مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد مؤلف "تاریخ احمدیت"

(۲)

معزز حضرات! میں سمجھتا ہوں کہ اب وقت آگیا ہے کہ دنیا کے دانشور، مفکر اور دینی راہنما قرآن مجید کی اس آیت کریمہ پر خوب غور اور تدبر کریں۔ اور اس اہم نکتہ پر غور فرمائیں کہ راکٹ، خلائی جہاز اور چاند گاڑی کی ایجادیں اس زمانہ میں ہوئی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ نہ تو عیسائیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت مسیحؑ کسی جہاز پر بیٹھ کے آسمانوں پر گئے ہیں۔ اور نہ ہی کفار نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ مطالبہ کیا تھا کہ آپ مشینی آلات کے ذریعہ آسمان پر تشریف لے جائیں۔ دونوں کے مدنظر مجرد خاکی جسم کے ساتھ اُڑ کے آسمان پر پہنچنے کا خیال کارفرما تھا اور اسی خیالی کو قرآن مجید نے باطل ٹھہرایا ہے اور بتایا ہے کہ کسی بشر رسول کا بجسدِ عنصری زندہ آسمان پر چڑھ جانا خدا کی ازلی سنت کے صریحاً خلاف ہے۔ اور کسی ماں نے ایسا بیٹا ہی نہیں جنا نہ قیامت تک جن سکتی ہے جو اس قرآنی صداقت کو غلط ثابت کر سکے۔

اس تعلق میں خدا کی پاک کتاب نے یہ ازلی قانون بھی بیان فرمایا ہے۔

وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَمَتَاعٌ إِلَىٰ حِينٍ ۝

(البقرۃ آیت ۳۷)

یعنی تم اپنے جسم خاکی کے ساتھ زمین میں ہی رہو گے۔ یہاں تک کہ اپنے تمتع کے دن پورے کر کے مر جاؤ گے۔

اس آیت میں "اَلْاَرْض" کے معنے قرآنی محاورہ اور روح کے مطابق زمینی ماحول کے ہیں۔ کیونکہ قرآن مجید ہی وہ عظیم کتاب ہے جس نے چودہ سو سال پہلے یہ خبر دی تھی کہ

وَإِذَا الْأَرْضُ مُدَّتْ ۝

(سورۃ الانشقاق آیت ۴)

کہ ایک وقت آئے گا کہ زمین پھیلا دی جائے گی۔

مگر یہ کیسے ہوگا؟ قرآن مجید اس کا جواب یہ دیتا ہے کہ

يَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُونَ ۝

(سورۃ النحل آیت ۹)

خدا تعالیٰ ایسی سواریاں پیدا کر دے گا جسے تم ابھی نہیں جانتے۔

پھر فرمایا:

وَمِنْ آيَاتِهِ خَلْقُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَثَّ فِيهِمَا مِن دَابَّةٍ ۚ وَهُوَ عَلَىٰ جَمْعِهِمْ إِذَا يَشَاءُ قَدِيرٌ ۝

(سورۃ الشوریٰ آیت ۳۰)

اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان جانداروں کی قسم سے اس نے پھیلایا ہے اس کے نشانوں میں سے ہے۔ اور جب وہ چاہے گا ان سب کے جمع کرنے پر قادر ہوگا۔

پس جبکہ قرآن مجید میں پیشگوئی موجود ہے کہ ایسی ایجادات ہونے والی ہیں جن سے انسان چاند، مریخ، زہرہ اور دوسرے سیاروں اور ستاروں تک پہنچ سکے گا۔ تو ثابت ہوا کہ "اَلْاَرْض" سے مراد قرآنی اصطلاح میں ارضی ماحول ہے اور مطلب یہ ہے کہ کوئی انسان زمینی سواری، زمینی لباس، زمینی خوراک اور زمینی ہوا کو ساتھ لئے بغیر آسمانوں پر نہیں جا سکتا۔ پس یہ مسیحی عقیدہ کہ یسوع مسیح ارضی ماحول کے سہاروں کے بغیر ہی اپنے جسد خاکی سے آسمان پر چلے گئے قرآن کریم کی رُو سے سراسر باطل ہے۔ فَلَن تَجِدَ لِسُنَّتِ اللَّهِ تَبْدِيلًا ۖ وَلَن تَجِدَ لِسُنَّتِ اللَّهِ تَحْوِيلًا ۝ (سورۃ فاطر آیت ۴۴)

اس اعتبار سے یہ دنیا کے خلانوردوں کو بھی چیلنج ہے کہ وہ اپنی فلک پیمائی میں خواہ مریخ سے بھی آگے نکل جائیں وہ کسی کرّہ میں عیسائیوں کے خداوند یسوع مسیح کو ہرگز نہیں دیکھ سکیں گے۔

حضرت مسیحؑ کا حقیقی مشن آنحضرتؐ کی بشارت

قرآن مجید نے ایک اور زاویۂ نگاہ سے بھی سیدنا حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے آسمان پر چڑھ جانے کے عقیدہ کو ردّ کیا ہے۔ اور وہ اس طرح کہ قرآن مجید بتلاتا ہے کہ آپ صرف بنی اسرائیل کے لئے نبی بنا کر بھیجے گئے تھے۔ (وَرَسُولًا إِلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ ۝ سورۃ آل عمران آیت ۵۰) اور آپ کی بعثت کا مقصد وحید یہ بیان کرتا ہے کہ آپ بنی اسرائیل میں مقصودِ کائنات اور تخلیق عالم کے نقطۂ مرکز یعنی ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی منادی کریں۔ (سورۃ صف)

جیسا کہ انجیل برناباس میں بھی ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے فرمایا:

"میں اس کے لائق بھی نہیں ہوں کہ اس رسول اللہ کے جوتے کے بند یا نعلین کے تسمے کھولوں ...... وہ جو کہ میرے پہلے پیدا کیا گیا اور اب میرے بعد آئے گا۔ اور وہ بہت جلد کلام حق کے ساتھ آئے گا۔ اور اس کے دین کی کوئی انتہا نہ ہوگی۔"

(اردو ترجمہ انجیل برناباس فصل بیالیسویں آیت ۱۵۔۱۷)

اور یوحنا کی انجیل میں ہے کہ

"میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ میرا جانا تمہارے لئے فائدہ مند ہے۔ کیونکہ اگر میں نہ جاؤں تو وہ مددگار تمہارے پاس نہ آئے گا۔ لیکن اگر جاؤں گا تو اسے تمہارے پاس بھیج دوں گا اور وہ آکر دنیا کو گناہ اور راستبازی اور عدالت کے بارے میں قصور وار ٹھہرائے گا ...... تم مجھے پھر نہ دیکھو گے ...... مجھے تم سے اور بھی بہت سی باتیں کہنا ہے۔ مگر اب تم ان کو برداشت نہیں کر سکتے لیکن جب وہ یعنی سچائی کا روح آئے گا تو تم کو تمام سچائی کی راہ دکھائے گا۔ اس لئے کہ وہ اپنی طرف سے نہ کہے گا۔ لیکن جو کچھ سنے گا وہی کہے گا۔ اور تمہیں آئندہ کی خبریں دے گا۔"

(یوحنا باب ۱۶ آیت ۷۔۱۴)

اب ظاہر ہے کہ وہ بنی اسرائیل جن کو حضرت مسیح علیہ السلام یہ بشارت دینے کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔ وہ آسمان پر نہیں تھے بلکہ جیسا کہ تاریخ سے ثابت ہے۔ فلسطین سے لے کر کشمیر تک پھیلے ہوئے تھے۔ لہٰذا حضرت مسیح علیہ السلام کو اپنے اصل مشن کی تکمیل کے لئے آسمان پر جانے کی بجائے ان علاقوں کی طرف جانا چاہیئے تھا۔ جن میں اسرائیل کے بقیہ دس قبائل آباد تھے۔ اور انجیل سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح اپنے اس خدا داد مشن سے بخوبی آگاہ تھے۔ اور ابتدائے ماموریت سے ہی بنی اسرائیل کے گمشدہ قبائل تک پہنچنے کا عزم رکھتے تھے چنانچہ متی کی انجیل میں لکھا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ

"میں اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا۔"

(باب ۱۵ آیت ۲۴)

اور انجیل یوحنا میں آپ کا یہ فرمان درج ہے کہ

"اچھا چرواہا میں ہوں جس طرح باپ مجھے جانتا ہے، اور میں باپ کو جانتا ہوں، اسی طرح میں اپنی بھیڑوں کو جانتا ہوں۔ اور میری بھیڑیں مجھے جانتی ہیں اور میں بھیڑوں کے لئے اپنی جان دیتا ہوں۔ اور میری اور بھی بھیڑیں ہیں جو اس بھیڑ خانہ کی نہیں۔ مجھے ان کو بھی لانا ضرور ہے اور وہ میری آواز سنیں گی۔ پھر ایک ہی گلہ اور ایک ہی چرواہا ہو گا۔"

(یوحنا باب ۱۰ آیت ۱۴۔۱۶)

قرآن مجید نے حضرت مسیح علیہ السلام کی زندگی کے ایک نہایت اہم پوشیدہ ورق کو بھی اُجاگر کیا ہے۔ اور بتایا ہے کہ آپ کو حادثۂ صلیب سے نجات کے بعد چرخ چہارم پر نہیں بلکہ دنیا کے ایک بلند پہاڑی مقام پر پناہ گزین ہونا پڑا تھا۔ چنانچہ فرماتا ہے۔

وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ آيَةً وَآوَيْنَاهُمَا

اِلٰى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِيْنٍ ○

(سورۃ المومنون آیت ۵۱)

یعنی ہم نے حضرت عیسےٰ اور ان کی والدہ کو یہودیوں کے ہاتھ سے بچا کر ایک ایسے پہاڑ پر پہنچا دیا جو آرام اور خوشحالی کی جگہ تھی۔ اور مصفّٰی پانی کے چشمے اس میں جاری تھے۔

حدیث نبوی اور سفرِ ہجرت

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت مسیح ناصریؑ کے سفرِ ہجرت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا۔

كَانَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يَسِيْحُ فَاِذَا اَمْسٰى اَكَلَ بَقْلَ الصَّحْرَاءِ وَيَشْرَبُ مَاءَ الْقَرَاحِ

(کنز العمال جلد ۲ صفحہ ۷۱ طبع اوّل)

یعنی حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام ہمیشہ سیاحت کیا کرتے تھے۔ اور جہاں شام پڑتی جنگل کی سبزیاں کھاتے۔ اور خالص پانی پیتے تھے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی واضح فرمایا کہ اس سیاحت کا حکم انہیں الہام ربانی سے ملا تھا۔ چنانچہ حدیث ہے۔

اَوْحَى اللّٰهُ تَعَالٰى اِلٰى عِيْسٰى اَنْ يَّا عِيْسٰى اِنْتَقِلْ مِنْ مَّكَانٍ اِلٰى مَكَانٍ لِئَلَّا تُعْرَفَ فَتُؤْذٰى

(کنز العمال جلد ۲ صفحہ ۳۴)

ترجمہ۔ اللہ تعالےٰ نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ اے عیسیٰ! ایک جگہ سے دوسری جگہ کی طرف نقل مکانی کرتا رہ تاکہ کوئی تجھے پہچان کر دکھ نہ دے۔

قدیم تاریخ میں سفرِ کشمیر کا ذکر

کشمیر کے قدیم مورخ حضرت ملّا نادری رحمۃ اللہ علیہ نے قریباً چھ سو سال قبل کشمیر کی ایک مستند قلمی تاریخ مرتب کی جس کے صفحہ ۶۹ پر حضرت مسیح کے سفرِ کشمیر کا واضح الفاظ میں ذکر موجود ہے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ

"دریں وقت حضرت یوز آسف از بیت المقدس بجانب وادیٔ اقدس مرفوع شدہ دعوے پیغمبری کرد۔ شب و روز عبادت باری تعالےٰ کردہ و در تقوےٰ و پارسائی بدرجہ اعلیٰ رسیدہ خود را رسالت اہل کشمیر مبعوث (گمارید) و بدعوت خلائق اشتغال نمود۔ زیرا کہ کثیر مردمانِ خطہ عقیدت مند آنحضرت بودند۔ راجہ گوپانند اعتراض ہندوواں پیشِ او کرد۔ بحکم آنحضرت سلیمان کہ ہندوواں نامش سندیمان نہادند تکمیل گنبد مذکور کرد (سال پنجاہ و چہار) و نیز بر زینہ نوشت کہ دریں وقت یوز آسف دعوئے پیغمبری می کند و بر دیگر سنگ زینہ ہم نوشت کہ ایشاں یسوع پیغمبر بنی اسرائیل است و در کتاب ہندوواں دیدم کہ آنحضرت بعینہ حضرت عیسےٰ روح اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام بود و نام یوز آسف ہم گرفت والعلم عند اللہ عمر خود دریں بسر برد بعد رحلت بمحلہ انزمرہ آسودہ و نیز می گویند کہ بروضہ آنحضرت انوار نبوت جلوہ گر می باشند۔"

ترجمہ۔ حضرت یوز آسف بیت المقدس سے وادیٔ اقدس کی جانب مرفوع ہوئے۔ اور آپ نے پیغمبری کا دعوےٰ کیا۔ شب و روز عبادتِ الٰہی میں مشغول تھے اور تقوےٰ و پارسائی کے اعلیٰ درجہ کو پہنچ کر خود کو اہل کشمیر کی رسالت کے لئے مبعوث قرار دیا۔ اور دعوتِ خلائق میں مشغول ہوئے۔ چونکہ خطہ کشمیر کے اکثر لوگ آنحضرت (یوز آسف) کے عقیدت مند تھے۔ راجہ گوپانند نے ہندوؤں کا اعتراض ان کے سامنے پیش کیا۔ اور آنحضرت کے حکم سے سلیمان نے جسے ہندوؤں نے سندیمان کا نام دیا تھا گنبد مذکور کی تکمیل کی (۵۴ھ تھا) اس نے گنبد کی سیڑھی پر لکھا کہ اس وقت یوز آسف نے دعوئے پیغمبری کیا ہے۔ اور دوسری سیڑھی کے پتھر پر لکھا۔ کہ آپ بنی اسرائیل کے پیغمبر یسوع ہیں۔ ملا نادری فرماتے ہیں کہ میں نے ہندوؤں کی کتاب میں دیکھا ہے کہ آنحضرت (یوز آسف) بعینہٖ حضرت عیسےٰ روح اللہ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ تھے۔ اور آپ نے یوز آسف کا نام اختیار کیا ہوا تھا والعلم عند اللہ۔ آپ نے اپنی عمر اسی جگہ بسر کی۔ اور وفات کے بعد محلہ انزمرہ (سرینگر) میں مدفون ہوئے۔ یہ بھی لکھا جاتا ہے۔ کہ آنحضرت کے روضہ سے انوارِ نبوت جلوہ گر ہوتے ہیں۔

حضرت ملّا نادری کی قلمی تاریخ کا اصل متن فارسی میں ہے۔ جس کا عکس کشمیر کے مشہور ماہر آثارِ قدیمہ اور ریسرچ سکالر جناب محمد یٰسین ایم۔ اے ایل ایل بی پی ایچ ڈی نے اپنی کتاب مسٹریز آف کشمیر (Mysteries of Kashmir) (مطبوعہ ۱۹۷۲ء) کے صفحہ ۹۰ پر شائع کیا ہے۔

اس قدیم قلمی تاریخ کے علاوہ بارھویں صدی ہجری کے ایک کشمیری بزرگ حضرت مولانا خواجہ محمد اعظم شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے "تاریخ کشمیر اعظمی" کے صفحہ ۸۲ پر بھی اسی تاریخی واقعہ اور قبر پر فیوض و برکاتِ نبوت کے ظاہر ہونے کا تذکرہ فرمایا ہے۔ یہ کتاب پہلی بار ۱۳۰۳ ہجری مطابق ۱۸۸۵ء/۱۸۸۶ء میں مطبع محمدی لاہور سے شائع ہوئی۔

قرآن مجید نے سیدنا حضرت مسیح علیہ السلام کو

وَجِيْهًا فِى الدُّنْيَا

(آل عمران آیت ۴۶)

کے لقب سے نوازا۔ جس سے یہ نتیجہ برآمد ہوتا ہے کہ آپ کو اپنی زندگی کے آخری دور میں بہت وجاہت یعنی عزت اور مرتبہ عام لوگوں کی نظر میں بزرگی حاصل ہوئی۔ اور خدا تعالےٰ نے آپ کو جس مقصد سے بنی اسرائیل کی طرف بھیجا تھا وہ پورا ہو گیا۔ چنانچہ تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ اپنی ہجرت کے بعد آپ نے بنی اسرائیل کے جن قبیلوں میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے قبول کرنے کی وصیت فرمائی تھی۔ وہ آخر کار سب کے سب مسلمان ہو گئے لیکن اگر معاذ اللہ یہ مسیحی نظریہ ایک سیکنڈ کے لئے بھی صحیح مان لیا جائے کہ حضرت مسیح حادثہ صلیب کے بعد بنی اسرائیل کو چھوڑ کر کشمیر کی بجائے آسمان پر ہجرت کر گئے تھے۔ اور آج تک وہیں جاگزین اور زندہ موجود ہیں تو قرآنی نظریات کی پوری عمارت متزلزل ہو جاتی ہے۔

اس پس منظر میں صاف خیال رہے۔ کہ وفاتِ مسیح کے تصور کا اسلام کی زندگی کے ساتھ ہمیشہ ہی چولی دامن کا ساتھ رہا ہے۔ (باقی)

سالانہ انعامی مقابلہ مضمون نویسی

خدام کا علمی و ادبی معیار بلند کرنے اور تحقیق و جستجو کا ذوق بیدار کرنے کے لئے شعبہ تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام ہر سال مضمون نویسی کا مقابلہ کرایا جاتا ہے۔ امسال اس کا عنوان ہے۔ "صلح حدیبیہ"

خدام کو اس مقابلہ میں زیادہ سے زیادہ شامل ہونا چاہیئے۔ امسال اس انعامی مقابلہ کی رقم پہلے سے بڑھا کر اوّل دوم اور سوم آنے والے مقالہ نگاروں کے لئے بالترتیب ۷۰۰، ۵۰۰، ۳۰۰ روپے کر دی گئی ہے۔ مقالہ چھ ہزار سے ۱۰ ہزار الفاظ پر مشتمل ہونا چاہیئے۔ مقالہ خوش خط لکھا ہوا ہو۔ اور مجلد ہونا چاہیئے۔ مرکز میں پہنچنے کی آخری تاریخ ۳۰ جولائی ۱۹۷۹ء ہے۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مطالعہ کتب

ماہ تبلیغ / فروری میں خدام کے مطالعہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "لیکچر لدھیانہ" مقرر کی گئی ہے۔ قائدین کرام خدام سے اس کا مطالعہ کروائیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

درخواست دعا

(۱) خاکسار کا تیسرا اپریشن بائیں پاؤں کا ہوا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ صحت کاملہ عطا فرمائے۔ محمد شریف میو ہسپتال لاہور (۲) خاکسار کے ایک مقدمہ کا فیصلہ عنقریب ہونے والا ہے۔ احباب جماعت سے کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خواجہ محمد عبد اللہ میر راولپنڈی

محترم صاحبزادہ محمد طیب صاحب مرحوم کی یادیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترمہ اُمِّ احمد لطیف صاحبہ اہلیہ صاحبزادہ محمد طیب لطیف صاحب مرحوم پشاور

میرے قابلِ احترام شوہر صاحبزادہ محمد طیب لطیف صاحب مرحوم نہایت ہی سادہ طبیعت۔ حافظِ قرآن۔ عاشقِ نماز۔ ہمیشہ سچ بولنے پر قائم۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فدائی۔ آپؑ کے خلفاء سے سچی محبت رکھنے والے اور سلسلہ کی خدمت میں انتہائی خوشی و مسرت محسوس کرنے والے تھے۔ آپ تینوں بھائی مع اپنی والدہ صاحبہ مرحومہ اور خاندان کے چند افراد کے ۱۹۳۶ء میں نہایت مشکلات کا سامنا کرتے ہوئے علاقہ خوست سے خفیہ طور پر سرائے نورنگ بنوں پہنچے چونکہ کابل خوست میں حضرت مسیح پاکؑ کے بعد خلافت کا ان کو کچھ علم نہ تھا اس لئے کچھ کشمکش کا دور ان پر آیا لیکن بہت جلد سب سے پہلے حضرت صاحبزادہ صاحب مرحوم نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی بیعت کی۔ اس کے بعد یکے بعد دیگرے حضرت بھائی عبدالسلام مرحوم۔ حضرت احمد ابوالحسن قدسی مرحوم وغیرہم چند دیگر افرادِ خاندان بھی حضور رضی اللہ عنہ کی بیعت میں شامل ہوگئے الحمد للہ!

آپ کی طبیعت مخلص، جوشیلی اور فدائی تھی جس کے پیشِ نظر آپ نے بہت ہی جلد سرائے نورنگ میں صدارت کا کام سنبھال لی۔ جب تک آپ سرائے نورنگ ہی رہے۔ امیر جماعت رہے سدا ربوہ آکر بھی آپ اپنے محلہ دارالصدر غربی کے صدر رہے۔ مسجد میں درسِ قرآن کریم دیتے۔ معمر ہونے کے باوجود آپ نے چار ماہ میں قرآن کریم حفظ فرمایا اور پہلی دفعہ قادیان دارالامان میں تراویح میں مسجد اقصیٰ میں (غالباً) قرآن کریم کا دور ختم کیا جس پر حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بڑی خوشنودی کا اظہار فرماتے ہوئے مبارکباد اور ایک بڑا تھال جلیبی کا مسجد میں آپ کو بھجوایا۔ اسی رمضان المبارک میں آپ اعتکاف میں بھی بیٹھے تھے۔ اس کے بعد ہم لوگ پھر نورنگ چلے گئے وہاں بھی آپ نے تراویح میں قرآن کریم ختم فرمایا اس کے بعد ربوہ آنے پر سیالکوٹ۔ لاہور۔ پشاور۔ راولپنڈی اور کراچی تشریف لے جاتے رہے چونکہ آپ کے گردے کا آپریشن ہو چکا تھا ڈاکٹروں نے روزہ رکھنا منع کیا ہوا تھا۔ آپ بہت خوش ہوتے کہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے کہ مجھے وہ قرآن کریم

سنانے کی توفیق عطا فرماتا ہے۔

آپ کے دوستانہ تعلقات بہت ہی وسیع تھے اور سب سے گہری محبت تھی ایک دن میں نے پوچھی کہ وہ۔

"کیا آپ سب کے لئے دعا کرتے ہیں؟"

اس پر آپ نے بتایا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت مسیح موعود علیہ السلام آپ کے خلفاء اور ابا جان حضرت شہید مرحوم یعنی اپنے سب رشتہ داروں۔ بہن بھائیوں اپنے بچوں اور پھر اپنے تمام دوستوں کا نام لے لے کر دعا مانگتا ہوں۔ یہ اتنی لمبی لسٹ تھی کہ میں ایسے سن کر حیران رہ گئی۔

دوستانہ تعلقات کی وجہ سے سب دوستوں کو خطوط کا جواب لکھنے میں سارا دن مصروف رہتے۔

آپ اپریل کے آخر میں اپنے بڑے بیٹے عزیزم محمد احمد لطیف۔ جو کہ مشو گوگل میں ملازم تھا کے پاس گئے اور میرا چھوٹا بیٹا لطیف احمد سلمہ اللہ بھی ساتھ تھا قریب ہی بہار گاؤں ہے جہاں سے اپنے رشتہ دار اور گاؤں والوں کا آنا جانا بہت تھا۔ اس لئے وہاں زیادہ وقت لگ گئے۔ آپ کا ارادہ تھا کہ اس دفعہ بھی گرمیاں اپنے سب بیٹوں کے پاس گزاریں گے لیکن وہیں ۲۷ مئی کو آپ پر دوبارہ فالج کا حملہ ہوا۔ آپ کے سب بچے کراچی پشاور۔ پنڈی اور لاہور سے پہنچ گئے لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کو بچایا اور طبیعت بحال ہوگئی۔ اسی دوران عزیزم احمد لطیف سلمہ اللہ کی وہاں سے تبدیلی ہوگئی جس کی وجہ سے احمد بہت زیادہ پریشان ہوجاتا۔ لیکن باوجود اس کے کہ وہ خود بھی بہت پریشان تھے۔ پیارے احمد کو یہی نصیحت فرمائی کہ دیکھو بیٹا۔ ہم نے احمدیت کی خاطر وہ مصائب و تکالیف برداشت کی ہیں کہ میں دعا کرتا ہوں کہ ان کا سایہ بھی تم پر نہ پڑے۔ ہماری اس دردبھری لمبی داستان کو تم لوگ سن بھی نہیں سکتے۔ ایک لمبا عرصہ ہم کابل کے جیل خانہ میں رہے جس کے تصور سے ہی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں پھر ان مظالم کے علاوہ ہر صبح ہمارے لئے موت کی گھڑی تھی کیونکہ ہم یہی سنتے تھے کہ عنقریب تم سب سے ارتداد دینے کا حکم ہو جائے گا۔

سفر میں تاریکی ہی تاریکی تھی بچاؤ کا کوئی راستہ نظر نہ آتا تھا۔ ماریں ہم سہتے تھے، گالیاں، قدسی صاحب رضی اللہ عنہ مرحوم کو بہت زیادہ مارا پیٹا گیا۔ ظالم بے رحم صرف یہ کہتے کہ (حضرت) مرزا صاحب کو گالیاں دو تو تم لوگوں کو رہا کر دیا جائے گا۔ لیکن ہمیں رگوں میں عبداللطیف شہیدؓ کا خون تھا ان کے بیٹے یہ کیسے ممکن ہو سکتا تھا۔ میرے پاؤں پر اب بھی بیڑیوں کے نشان موجود ہیں۔ ہمارے رشتہ دار ہمیں اکساتے اور کہتے کہ یہ سب مصائب تم لوگوں پر (حضرت) مرزا صاحب کے ماننے کی وجہ سے ہیں۔ ہم اپنے وطن سے ترکستان جلا وطن کر دیئے گئے۔ یہ تکلیف دہ سفر ایک ماہ سے اوپر ہم نے اونٹوں پر کیا۔ تقریباً اڑھائی سال ہم پر اچھے گزرے کیونکہ پیسہ تو ہمارے پاس بہت تھا۔ صرف زمین باوجود فراخ ہونے کے ان ظالموں نے ہم پر تنگ کر رکھی تھی۔ اڑھائی سال کے بعد ہم واپس ہمیں کابل بلایا گیا اور ہم سب بھائیوں کو قید اور عورتوں کو نظر بند کر دیا گیا۔ اسی اثناء میں جیل میں ہم پانچوں بھائی ٹائیفائیڈ سے بیمار ہوگئے جب اس بیماری سے ہم بالکل نڈھال ہو گئے تو ہمیں گھر بھیج دیا گیا۔ گھر پہنچتے ہی میرے بھائی صاحبزادہ محمد عمر مرحوم رضی اللہ عنہ کچھ دنوں کے بعد وفات پاگئے یہ صدمہ ہمارے لئے خصوصاً والدہ صاحبہ کے لئے نہایت ہی ناقابلِ برداشت تھا اسی دوران جبکہ ہم جیل میں تھے ہماری ایک والدہ ماجدہ وفات پاگئیں۔ اطلاع ملنے پر ہمارے بڑے بھائی صاحبزادہ محمد سعید مرحوم کو گھر جا کر شرکت کی اجازت ملی۔

الغرض حضرت شہید رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے ہوش سنبھالی ہے۔ آپ کی شہادت کے وقت میری عمر ۱۲ سال کی تھی۔ ہم بے کسی اور بے بسی کی حالت میں مصائب کا نشانہ بنے رہے لیکن اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی مدد ہمارے شاملِ حال رہی کہ اللہ تعالیٰ پر توکل کیا اور احمدیت کے دامن کو مضبوط پکڑے رکھا اور ناشکری کا ایک لفظ بھی زبان پر نہ آیا۔ ہم اس بات کو ترستے تھے کہ ہم پر ایسا وقت آئے گا کہ ہمارے پیچھے سپاہی نہ ہوں گے چونکہ ہم نظر بند رہتے تھے اب اللہ تعالیٰ کا کتنا عظیم احسان ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں ہوتے ہوئے ہم آزاد ہیں۔ الحمد للہ! دیکھو بیٹا اللہ تعالیٰ پر توکل اور ایمان اور حضرت مسیح پاکؑ کے خلفاء سے انتہائی محبت کے ساتھ تعلق وابستہ رکھنا خلیفۂ وقت کی فرمانبرداری میں تمام برکات ہیں اسے کبھی بھی نظر انداز نہیں کرنا جب نصائح کا سلسلہ لمبا ہو گیا تو میں نے اس خیال سے کہ آپ تھک جائیں گے۔ مسکرا کر کہا کہ آپ کیوں ہمیں اتنی نصیحت کرتے ہیں کیا ہم احمدی مسلمان نہیں؟ اس پر یہ کہہ کر آپ رک گئے اور کہا۔ ٹھیک ہے میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ تم سب اللہ تعالیٰ کے شکر گزار رہو۔

آپ کی طبیعت میں بہت سادگی تھی۔ کھانے پینے۔ پہننے اور لیٹنے میں تکلفات بالکل پسند نہ فرماتے۔ میں اکثر ان سے کہتی کہ گھر کے لئے ہر چیز لے لیتے ہیں۔ آپ کے پاس اتنے لوگ ملنے کیلئے آتے ہیں۔ لوگ جا کر وہ کیا کہتے ہوں گے؟ آخر ضرورت ہے۔ اس پر ہنس کر فرماتے کہ موٹی! تم بڑی سادی ہو لوگ ان چیزوں کو دیکھنے تھوڑا ہی آتے ہیں لوگ تو مجھے ملنے یہاں آتے ہیں۔ یہاں تک کہ مسجد لطیف میں نماز پڑھنے جاتے تو میں ان کا عمدہ اچھا دیکھ کر صاف کپڑے لا کر دیتی کہ یہی لیں آپ کے کپڑے بہت میلے ہیں تو بڑی سادگی سے فرماتے کہ اچھا نماز سے واپسی آکر پہن لوں گا۔

بیماری کے دوسرے حملہ کے بعد آپ باتیں پاؤں پر کھڑے نہ ہو سکتے تھے۔ لیکن عام طبیعت بالکل ٹھیک رہتی۔ اپنے دوستوں اور بچوں کو خطوط کے جواب مجھ سے لکھواتے جس طرح لمبا مضمون لکھوا لیتے میں اسی طرح لکھ کر جب سناتی تو بہت خوش ہوتے کہ تم نے میری باتوں کو بدلا نہیں۔ حافظہ آخر وقت تک ٹھیک رہا۔ بیماری کے دوران سب نمازیں اپنے اپنے وقت پر پڑھتے۔ باوجود ہمارے کہنے کے کبھی نمازیں جمع نہیں کیں گاؤ تکیوں کے سہارے بیٹھ کر نماز پڑھتے۔

جولائی کے آخر میں پھر بیماری کا سخت حملہ ہوا جس کا اثر آنکھوں اور زبان پر بھی ہوا تب جمعرات کے دن عزیزم احمد سلمہ اللہ نے جیپ کا انتظام کیا اور ہم سب مغرب کے وقت سرائے نورنگ سے روانہ ہوئے۔ اس روز مغرب کے وقت بھی آپ نے فرمایا کہ باجماعت نماز پڑھ لیتے ہیں چنانچہ حضرت قدسی صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ نے مغرب و عشاء باجماعت پڑھا کر نماز جمع کرنے کا پہلا موقع تھا۔ جمعرات کو شام کو چل کر جمعہ کی صبح ہم ربوہ پہنچے اور سیدھے ڈاکٹر لطیف صاحب کے مکان پر گئے کہ اگر ان کا مشورہ ہو تو لاہور لے جاویں۔ ڈاکٹر صاحب نے دیکھا اور تسلی دی اور کہا کہ لاہور جانے کی ضرورت نہیں۔ اس کے بعد ان کی حالت دن بدن خراب ہوتی گئی کچھ سمجھ نہیں آتی تھی بیٹا سب بچوں کو بلا لیا۔ امریکہ اور کینیڈا میں بھی بچوں کو بیماری کی اطلاع دی گئی ان کا ٹیلیفون اور ایک تار بھی ملا کہ ہم آ رہے ہیں لیکن ان تینوں بیٹوں کے سوا سب بچے موجود تھے باقی آئندہ پیہم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیان میں جماعت احمدیہ کے ستاسیویں جلسہ سالانہ کی مختصر روداد

قادیان ۔ جماعت احمدیہ کا ستاسیواں سالانہ جلسہ جس کی خاص تائید حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے حسب پروگرام مورخہ ۱۸ر دسمبر ۱۹۷۸ء بروز پیر صبح دس بجے شروع ہو کر دعاؤں اور انابت الی اللہ کے پُر روح پرور ماحول میں تین دن تک جاری رہنے کے بعد مورخہ ۲۰ر دسمبر بروز بدھ شام کے پانچ بجے نہایت درجہ کامیابی اور خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہوا۔

جماعت احمدیہ کے ہر جلسہ سالانہ کی طرح جو خدا تعالیٰ کی منشاء اور اس کے اذن کے تحت گزشتہ چھیاسی سال سے متواتر منعقد ہوتا چلا آ رہا ہے امسال بھی خدا تعالیٰ کی عظیم بشارت يَأْتُونَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ وَيَأْتِيكَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ کے مطابق ہندوستان کے علاوہ دنیا کے مختلف اطراف سے مہمانان کرام تشریف لائے۔ ہندوستان کے مختلف تمام صوبوں سے اس دفعہ غیر معمولی طور پر کثیر تعداد میں احباب کرام اور مستورات تشریف لائے ہوئے تھے۔ حسب سابق امسال بھی حیدرآباد سے ایک سپیشل ریلوے بوگی کے ذریعہ بھی احباب آئے۔ ہندوستان کے علاوہ ماریشس، نائیجیریا، امریکہ، کینیڈا، جرمنی، انگلینڈ، انڈونیشیا اور پاکستان وغیرہ دُور دُور ممالک سے بھی احباب اور مستورات نے شرکت فرمائی۔ غیر ملکی مہمانوں کی تعداد ۱۲۱ تھی۔

مورخہ ۱۸ر دسمبر کی صبح نماز فجر کے بعد بیرونی ممالک سے تشریف لائے ہوئے احباب کرام کا تعارف کرایا گیا جو بہت ایمان افروز نظارہ پیش کر رہا تھا اور ہر ایک کا چہرہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عظیم الشان روحانی انقلاب کی زندہ تصویر تھا۔

مسیح پاک علیہ السلام کے ان ابراہیمی طیور نے جو دنیا کے مختلف ملکوں میں آباد ہیں سرزمین قادیان میں آکر اسے تین دن تک اپنے سجدوں، عبادات، ذکر الٰہی اور درود شریف سے معمور کیا اور بیت الدعا، بیت الفکر، بیت الذکر، مسجد مبارک، مسجد اقصیٰ، بہشتی مقبرہ وغیرہ مقامات مقدسہ سے خوب استفادہ کیا۔

پہلا دن ——— پہلا اجلاس

مورخہ ۱۸ر دسمبر کو جماعت احمدیہ کے ستاسیویں جلسہ سالانہ کا پہلا اجلاس ٹھیک دس بجے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان و ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ جوں ہی آپ کرسی صدارت پر رونق افروز ہوئے تمام جلسہ گاہ نعرہ ہائے تکبیر اور دیگر اسلامی نعروں سے گونج اٹھی۔

سب سے پہلے محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ نے قرآن مجید کی تلاوت فرمائی۔

اس کے بعد محترم ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب ناصر نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم نہایت رقت آمیز انداز میں سنائی جس کا پہلا شعر یہ ہے ؎

کس قدر ظاہر ہے نور اس مبدأ الانوار کا
بن رہا ہے سارا عالم آئینہ ابصار کا

افتتاحی خطاب

اس کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے اپنی افتتاحی صدارتی تقریر شروع کرتے ہوئے فرمایا۔ میرے پیارے رب کریم پر ایمان لانے والے اور میرے محبوب آقا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے امتیو! اور اس زمانہ کے مسیح و مہدی اور محمد مصطفےٰ صلعم کے عظیم الشان جلیل القدر فرزند کے سلسلہ میں داخل ہونے والے میرے روحانی بھائیو اور بہنو! اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنی زندگیوں میں پھر ایک اور موقعہ عطا فرمایا کہ مسیح پاک کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے محض رضائے الٰہی کے حصول کے لئے اس چھوٹی سی بستی قادیان میں اکٹھے ہوں۔ آپ لوگ اس لئے آج یہاں جمع ہوئے ہیں تاکہ آپ پر عائد شدہ ذمہ داریوں کو آپ کے سامنے بیان کیا جائے۔ آپ ان کو بغور سنیں اور اپنے ایمانوں کو تازہ کریں اور اپنے فریضہ کو زیادہ محنت کے ساتھ ادا کرنے کے قابل ہو جائیں۔

پس اے میرے بھائیو! خدا نے آپ کو اس کے لئے پھر موقعہ عطا فرمایا ہے۔ اپنے قلوب میں خدا اور اس کے رسولؐ کی محبت کو قائم کریں اور اس بات کو ہمیشہ مدنظر رکھیں کہ خدا کا بہت ہی محبوب وہ بندہ ہوتا ہے جو سب سے زیادہ انکساری اور عاجزی کا اظہار کرتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس جلسہ کے بارے میں فرمایا ہے کہ اس کی بنیاد خدا نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے ۹۰ سال قبل جماعت احمدیہ کی حالت کا نقشہ کھینچتے ہوئے فرمایا کہ اس وقت حضرت مسیح موعودؑ بالکل واحد و تنہا تھے لیکن اس وقت خدا تعالیٰ نے یہ بشارت دی تھی کہ باوجود شدید مخالفت کے آپ کی تبلیغ دنیا کے کناروں تک پہنچے گی۔ دنیا کی کوئی طاقت آپ کی آواز کو دبا نہیں سکتی۔ آج ہم اس بشارت کو پورا ہوتے ہوئے دیکھ رہے ہیں۔

آپ نے اپنی تقریر کے آخر میں احباب جماعت کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی اپنی ذمہ داریوں کو کما حقہٗ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کی تکمیل کے لئے زیادہ سے زیادہ قربانیاں کرنے کی ہمیں توفیق عطا فرمائے اور حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیمات پر عمل کر کے صحیح اسلامی نمونہ دنیا میں قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اس کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے ایک لمبی اور پُرسوز اجتماعی دعا فرمائی جس میں اسلام اور احمدیت کی ترقی کے لئے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی درازیٔ عمر اور آپ کے مقاصد کی تکمیل کے لئے دعائیں کی گئیں۔

پیغامات

اس کے بعد آپ نے اس جلسہ سالانہ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا روح پرور پیغام پڑھ کر سنایا۔

بعد ازاں محترم شریف احمد صاحب امینی نے اس جلسہ سالانہ کے لئے موصول معززین کے پیغامات سنائے۔

ان پیغامات کے سنائے جانے کے بعد تقاریر کا آغاز ہوا۔

"موجودہ زمانہ میں مذہب کی ضرورت و اہمیت"

اس اجلاس کی پہلی تقریر محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل ایڈیشنل ناظر امور عامہ کی مذکورہ عنوان پر ہوئی۔ آپ نے مذہب کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا کہ مذہب اس رستہ کو کہتے ہیں جس پر چل کر انسان اپنے مقصد حیات کو حاصل کرتا ہے اور اس سے مراد وہ اصول اور قوانین ہیں جو خدا تعالیٰ اپنے بندوں کے مقصد حیات کو پورا کرنے کے لئے اور ان کی اخلاقی و روحانی ارتقاء کے لئے اپنے کسی برگزیدہ انسان پر نازل کرتا ہے۔ اس سلسلہ میں آپ نے مختلف مذاہب کی تعلیمات بیان کرنے کے بعد اس زمانہ کے نہایت ضلالت کن حالات کا نقشہ کھینچتے ہوئے مذہب کی ضرورت اور اس کی اس زمانہ میں اہمیت پر زور دیا۔

آپ نے دَوران تقریر جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے بتایا کہ آج دنیا صرف حضرت رسول کریمؐ کی غلامی میں آکر اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر ہی اپنے مقصد حیات کو پا سکتی ہے۔ آپ نے سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کے نہایت روح پرور اقتباسات بیان کرتے ہوئے ثابت فرمایا کہ آپ کا خدا تعالیٰ کے ساتھ کتنا ربط تھا اور خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق قائم کرنے کے لئے اور پیدائش کا مقصد حاصل کرنے کے لئے اس روحانی جماعت سے منسلک ہونا ضروری ہے۔

اس تقریر کے بعد مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس نے سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کا ایک منظوم کلام ؎

ذکرِ خدا پہ زور دے ظلمتِ دل مٹائے جا

نہایت خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔

(باقی)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کی اہلیہ ۲۶ر اکتوبر ۱۹۷۸ء سے یکم جنوری ۱۹۷۹ء تک ہسپتال میں زیر علاج رہنے کے بعد اپنے گھر واپس آگئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان، سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور احباب جماعت کی مسلسل دعاؤں کے نتیجے میں میری اہلیہ کو اللہ تعالیٰ نے معجزانہ طور پر دوبارہ زندگی عطا فرمائی۔ گو پہلے سے بہت افاقہ ہے لیکن تاحال کمزوری بہت ہے۔ میں اُن سب بزرگوں، احباب اور اپنی بہنوں کا از حد ممنون اور شکر گزار ہوں جو اس عرصہ میں میری اہلیہ کی صحتیابی اور درازیٔ عمر کے لئے دعائیں کرتے رہے ہیں دعاگو ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ آئندہ بھی خاکسار کی اہلیہ، خاکسار اور بچی کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

(خاکسار خواجہ نذیر احمد ۔ A/۱۲۱ پی۔ای سی۔ایچ۔ایس۔ کراچی ۲۹)

۲۔ خاکسار کی والدہ صاحبہ ایک ماہ سے بیمار ہیں احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عطا فرمائے۔

سید طاہر محمود ماجد
متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ

فہرست صدقہ نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

ماہ فروری ۱۹۷۸ء

۱- سید محمد منیر صاحب ہاشمی پنشنر ایبٹ آباد	۵۰—۰۰
۲- شیخ محمود احمد صاحب مرچنٹ دادو سندھ	۱۰—۰۰
۳- ناصر احمد صاحب ظفر ریلوے کالونی خانیوال	۱۰—۰۰
۴- بشریٰ ہاشمی صاحب چھور چک ۱۱۷	۱۰—۰۰
۵- عبدالسلام احمد صاحب ڈسپنسر ملتان	۱۰—۰۰
۶- محمد یامین صاحب صدیقی راولپنڈی	۱۵—۰۰
۷- سید ناصر ارتضیٰ علی صاحب دادو	۲۰—۰۰
۸- وجیہہ باجوہ صاحب اسلام آباد	۶۰—۰۰
۹- والد صاحب عطاء الرحمٰن صاحب معرفت آفتاب احمد صاحب کوئٹہ	۲۵۰—۰۰
۱۰- طاہر محمود صاحب مصری شاہ لاہور	۱۰—۰۰
۱۱- نصیر احمد نسیم صاحب سٹیلائٹ ٹاؤن راولپنڈی	۵۰—۰۰
۱۲- شیخ محمد منیر صاحب دنیا پور	۱۰—۰۰
۱۳- میاں لطیف احمد صاحب ربوہ	۵۰—۰۰
۱۴- ملک سعید احمد خان صاحب لاہور حال شارجہ	۲۰۰—۰۰
۱۵- مینیجر صاحب PIA ربوہ	۵۰—۰۰
۱۶- شیخ محمود الحسن صاحب منجانب محمد صالح صاحب شاہنواز لمیٹڈ لاہور	۱۰۰—۰۰
۱۷- طارقہ ناصر صاحبہ اسلام آباد	۱۰—۰۰
۱۸- قدسیہ اعجاز صاحبہ ماڈل ٹاؤن لاہور	۱۰—۰۰
۱۹- میجر محمد اسلم صاحب راولپنڈی	۵۰—۰۰
۲۰- چوہدری نور محمد صاحب سٹیلائٹ ٹاؤن "	۲۵—۰۰
۲۱- عطاء الرحمٰن صاحب بابو محلہ "	۱۵—۰۰
۲۲- بیگم عنایت اللہ صاحب ناظم آباد کراچی	۵۵—۰۰
۲۳- محمد افضل بٹ صاحب بٹ فلور ملز اسلام آباد اوکاڑہ	۲۰—۰۰
۲۴- شیخ محمد اسلم صاحب دنیا پور	۱۴—۷۰
۲۵- مسز شیریں تالپور لطیف آباد حیدر آباد	۱۰۰—۰۰
۲۶- نعیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ بشیر احمد صاحب اختر مربی ممباسہ	۴۰—۰۰
۲۷- محمد صادق صاحب واپڈا ربوہ مع بچگان	۱۵—۰۰
۲۸- امۃ الحفیظ صاحبہ ایس جی یزدانی	۵۰—۰۰
۲۹- ڈاکٹر شفقت شہباز صاحبہ مصری شاہ لاہور	۵۰—۰۰
۳۰- ماڈرن موٹرز لمیٹڈ کراچی	۵۰—۰۰
۳۱- احمد علی صاحب پیراں غائب	۱۰—۰۰
۳۲- چوہدری امین احمد صاحب گلبرگ لاہور	۱۰۰—۰۰
۳۳- شاہ حمید صاحب اسلام آباد	۲۰—۰۰
۳۴- محمد ابراہیم صاحب حاجی پورہ سیالکوٹ	۳۰—۰۰
۳۵- امتیاز احمد صاحب بٹ فیروز پور روڈ لاہور	۲۰۰—۰۰
۳۶- والدہ صاحبہ جاوید کوثر صاحب راولپنڈی	۵۰—۰۰
۳۷- چوہدری منور احمد صاحب نیشنل آٹو نواب شاہ	۱۰—۰۰
۳۸- مرزا عبدالباسط صاحب دارالصدر ربوہ	۱۰—۰۰
۳۹- نصرت جبین صاحبہ دارالرحمت "	۲۰—۰۰
۴۰- والدہ خلیفہ جناح الدین صاحب "	۲۰—۰۰
۴۱- راجہ حفیظ احمد صاحب وہاڑی	۵۰—۰۰
۴۲- نذیر احمد صاحب آف لندن گوجرانوالہ	۲۰—۰۰
۴۳- اہلیہ صاحبہ محمد صادق صاحب ہاشمی ڈیرہ غازیخاں	۳۰—۰۰
۴۴- سیکرٹری مال صاحب جماعت احمدیہ جہلم	۲۷—۰۰
۴۵- رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ ماسٹر علی محمد صاحب بی اے بی ٹی ربوہ	۱۰—۰۰
۴۶- سید طارق احمد صاحب بخاری کوہ نور نگر فیصل آباد	۲۰—۰۰
۴۷- رسول بی بی صاحبہ بیوہ حکیم مفتی فضل الرحمٰن صاحب مرحوم بجد ھامل بلڈنگ لاہور (از حکیم صاحب مرحوم)	۵۰۰—۰۰
۴۸- حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ ربوہ	۱۰—۰۰
۴۹- مرزا محمد عثمان صاحب	۴۰—۰۰
۵۰- سیکرٹری مال صاحب جماعت احمدیہ شورکوٹ کینٹ	۱۰—۰۰
۵۱- " " " ایبٹ آباد	۳۱—۰۰
۵۲- محمد یونس صاحب غلہ منڈی گوجرہ	۱۰—۰۰
۵۳- سیکرٹری مال صاحب جماعت احمدیہ شیخوپورہ	۱۶۲—۲۵
۵۴- چوہدری غلام نبی صاحب بہاولنگر	۲۰—۰۰
۵۵- " مبارک احمد صاحب سرگودھا	۱۰—۰۰
۵۶- حافظ عبدالعزیز صاحب گوندل "	۱۰—۰۰
۵۷- خواجہ منظور احمد صاحب "	۱۰—۰۰
۵۸- عبداللطیف صاحب پراچہ "	۱۰—۰۰
۵۹- سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ ساہیوال	۹۰—۰۰
۶۰- چوہدری محمد شفیع صاحب جھنگ صدر	۳۰—۰۰
۶۱- " محمد نواز صاحب "	۱۰—۰۰
۶۲- قدسیہ پروین صاحبہ "	۳۰—۰۰

اعلانِ دارالقضاء

مکرم عبدالمنان صاحب فیکٹری ایریا ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم حکیم عبدالرحمٰن صاحب لدھیانوی وفات پا چکے ہیں۔ مرحوم کے ذاتی کھاتہ ۱۹-۱۰ / ۱۵۴-۱۱ صدر انجمن احمدیہ میں اس وقت مبلغ -/۲۰۵۰ روپے جمع ہیں۔ اسی طرح تحریک جدید میں کھاتہ ۲۸/۲۸ مبلغ -/۴۰۰۰ روپے جمع ہیں۔ کل رقم مذکورہ بالا پر مرحوم کا حصہ وصیت ادا ہو چکا ہوا ہے۔

میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان بھی ہیں (۱) بشیر احمد صاحب (۲) صالحہ بیگم صاحبہ (۳) امۃ الرحمٰن صاحبہ (۴) عطیہ بیگم صاحبہ پسر و دختران مرحوم۔

استدعا ہے کہ کل رقم مبلغ -/۶۰۵۰ روپے مرحوم کے تمام وارثان میں بحصص شرعی تقسیم کرنے کا فیصلہ صادر فرما دیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

ماہنامہ خالد ربوہ (ماہ جنوری ۱۹۷۹ء)

ماہنامہ خالد ربوہ کا (خصوصی نمبر) ماہ جنوری ۱۹۷۹ء شمارہ ان خریداروں اور ایجنٹوں کو جنہوں نے جلسہ سالانہ پر اپنا پرچہ حاصل نہیں کیا تھا مورخہ ۹ر جنوری ۱۹۷۹ء کو بھجوا دیا گیا ہے۔ جن خریداران اور ایجنٹوں کو مورخہ ۲۰ر جنوری ۱۹۷۹ء تک پرچہ نہ ملے وہ خط لکھ کر دوبارہ منگوا لیں۔

(مینیجر ماہنامہ خالد۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل کی توسیع اشاعت کے لیے دورہ

خاکسار مینیجر الفضل کی حیثیت سے اخبار الفضل کی توسیع اشاعت کے سلسلہ میں کراچی، حیدرآباد، ملتان وغیرہ شہروں کی جماعتوں میں جا رہا ہے۔ امراء صاحبان، مربی صاحبان اور دیگر احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ خاکسار کے ساتھ ہر ممکن تعاون فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔ اخبار الفضل دراصل ایک ایسی روحانی نہر ہے جو احمدیت کی کھیتی کو سیراب کرنے والی ہے۔ اس کا ہر احمدی گھر میں جانا تربیتِ اولاد کے لئے اشد ضروری ہے۔

خاکسار گیانی عباد اللہ
مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ

نائیجیریا میں ایک اور مسجد احمدیہ کا افتتاح ۔ متعدد غیراز جماعت احباب کی شرکت

ایک دوسری مسجد کی تعمیر کا پہلا مرحلہ مکمل ہو گیا ۔ پندرہ اصحاب کا قبولِ حق

مکرم صفی الرحمٰن صاحب خورشید سنوری مبلغ اسلام مقیم نائیجیریا اپنی رپورٹ مرسلہ ۱۷ دسمبر ۱۹۷۸ء میں تحریر فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ دنوں میرے حلقہ میں ایک اور مسجد کی تعمیر مکمل ہوئی ہے جس کا افتتاح مکرم مولوی محمد اجمل صاحب شاہد ایم اے امیر جماعت ہائے احمدیہ نائیجیریا نے فرمایا۔ بہت سے غیراز جماعت معززین نے بھی اس تقریب میں شرکت کی اور انہوں نے جماعت احمدیہ کی بے لوث اسلامی خدمات کو سراہا ۔ عرصہ زیر رپورٹ میں میرے حلقہ کی ایک دوسری مسجد کی تعمیر کا بھی پہلا مرحلہ تکمیل تک پہنچا۔ یہ مسجد بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے لئے تقویت کا باعث ثابت ہوگی۔ انشاء اللہ

دیگر قریبی جماعتوں میں بھی اب مساجد کی تعمیر یا ان کی تکمیل کی طرف توجہ پیدا ہو رہی ہے خدام الاحمدیہ اور لجنات میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب بیداری پیدا ہو رہی ہے

گزشتہ ایک ماہ کے دوران پندرہ اصحاب کو قبولِ حق کی توفیق حاصل ہوئی عیسائی صاحبان بکثرت ہمارے مشن ہاؤس میں آتے ہیں انہیں اسلام کی تبلیغ کی جاتی ہے اور لٹریچر بھی مطالعہ کے لئے دیا جاتا ہے۔

احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اور دیگر مبلغین اسلام کو موثر رنگ میں تبلیغ اسلام کی توفیق عطا فرمائے اور اس ملک کو جلد از جلد نور اسلام سے منور کرے۔ آمین۔

خوشی کے موقعہ پہ خانۂ خدا کی تعمیر کے لئے چندہ

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مساجد فنڈ کی تحریک کے سلسلہ میں ہر مخلص احمدی سے یہ توقع فرمائی تھی کہ وہ اپنی خوشیوں میں خانۂ خدا کی تعمیر کا حصہ بھی ادا کیا کریں گے سو محترمہ سیدہ سعیدہ جواد صاحبہ ربوہ نے اپنے بچوں کے قرآن کریم ناظرہ ختم کرنے کی خوشی میں مساجد فنڈ میں چندہ ارسال کرتے ہوئے قارئین کرام سے درخواست کی ہے کہ دعا فرمائیں کہ تعالیٰ میرے بچوں کو قرآن کریم کے پڑھنے سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلانِ نکاح

بتاریخ ۲۹ دسمبر ۱۹۷۸ء بعد نماز مغرب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے میرے بیٹے شبیر احمد کا نکاح عزیزہ امۃ البصیر شہلا بنت برادرم پیر صلاح الدین صاحب کے ہمراہ مبلغ دس ہزار روپے حق مہر پڑھا۔

عزیزان حضرت پیر اکبر علی صاحب رضی اللہ عنہ کے پوتا اور پوتی ہیں اور حضرت ڈاکٹر سید میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ کے نواسہ اور نواسی ہیں۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس رشتہ کو ہر جہت سے جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین!

(خاکسار پیر ضیاء الدین۔ اسلام آباد)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

۲۸ فروری ۷۹ء تک مجموعی و انفرادی بجٹ کو ½ تک پورا کریں!

جیسا کہ امراء اضلاع اور احباب کو علم ہے صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کا پانچواں مرحلہ گزرنے میں اب صرف ایک ماہ اور چند دن باقی ہیں۔ امید ہے آپ نے وصولیوں کے لئے اپنی مساعی کو تیز تر کر دیا ہوگا۔

۲۸ فروری ۷۹ء تک نہ صرف آپ اپنے ضلع کے مجموعی بجٹ کو ½ تک پورا کریں گے بلکہ انفرادی طور پر بھی ہر وعدہ کنندہ سے کل وعدہ کا ½ وصول ہو جائے گا۔ انشاء اللہ العزیز۔ وصولی کی منظم کوشش کر کے بقایا بھی وصول کریں۔ مہربانی کر کے پوری سعی فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء!

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

صاحبزادہ محمد طیب بقیہ ص ۵

عزیزم طاہر احمد محمود ارشد ایک دن بعد میں پہنچے جب ان کو اپنے بچوں کی خوشی نہیں چاہیئے تھی بلکہ اپنے خالق و مالک خدا سے ملنے کی اور اپنے عظیم باپ کے پہلو میں بیٹھنے کی خوشی کی تڑپ تھی جن کی شہادت کی وجہ سے آپ ۱½ سال کی عمر میں یتیم ہو گئے تھے۔ آخر میں میں اپنے قابل احترام شوہر صاحبزادہ صاحب مرحوم کے لئے بخشش بلندی درجات اور بچوں کی صحت و سلامتی۔ خادم دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہوں۔

تقریبِ شادی

۵ جنوری بروز جمعۃ المبارک مکرم شیخ عبدالرشید صاحب شرما صدر جماعت احمدیہ ٹنڈو... کے بیٹے عزیز منور احمد صاحب شرما بی کام ایل ایل بی کی دعوت ولیمہ ان کے مکان پر ہوئی جس میں ضلع جیکب آباد ٹھکار پور اور سکھر کے متعدد احمدی اور غیراز جماعت احباب شامل ہوئے بعض مقامی سرکاری افسران نے بھی شرکت کی۔ اس موقعہ پر مکرم قریشی عبدالرحمٰن صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع سکھر۔ شکار پور و جیکب آباد کی صدارت میں ایک تقریبی مجلس بھی منعقد ہوئی جس میں متعدد احمدی و غیراز جماعت شعراء نے حصہ لیا۔ اس کا آغاز اور اختتام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاکیزہ منظوم کلام سے کیا گیا۔

عزیز منور احمد صاحب شرما کا نکاح حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۹ دسمبر ۷۸ء کو بعد نماز مغرب و عشاء مسجد مبارک ربوہ میں مبلغ دس ہزار روپے حق مہر پر عزیزہ امۃ الہادی صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر محمد احسن خان صاحب آف راولپنڈی کے ہمراہ پڑھا تھا۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے آمین!

(ارشاد احمد شکیب ایم اے صدر جماعت احمدیہ جیکب آباد سندھ)

ایک خط

لکھ کر آپ ایک ہفتہ کی دوائی بالکل مفت ۔ صرف تین روپیہ ڈاک خرچ پر گھر بیٹھے منگوائیں!

فضل عمر دواخانہ

گولبازار۔ ربوہ

نرخنامہ

اکسیر اپھارہ

فی پیکٹ -/۲ روپے۔ فی درجن -/۱۶ روپے
فی گروس -/۱۹۲ روپے علاوہ بونس۔ ۲ درجن یا زیادہ پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی
مکمل فہرست ادویات مفت

کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ

(ڈاکٹر راجہ ہومیو) ربوہ

فون ۶۰۶ / ۶۰۷
بعد گشتی پارچ

موصیان کیلئے مالی سال کے اختتام پر دفتر کو گزشتہ سال کی اصل آمد سے مطلع کرنا ہدایت ضروری ہے

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)